خلاصہ مضامینِ قرآن

دوسرا پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞

سَیَقُوْلُ السُّفَھَآءُ مِنَ النَّاسِ مَاوَلّٰھُمْ عَنْ قِبْلَتِھِمُ الَّتِیْ کَانُوْا عَلَیْھَا ؕ قُلْ لِّلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۞

آیات 142 تا 145

تحویلِ قبلہ کا حکم ...... تحویلِ امت کی علامت

اِن آیات میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ نماز کے دوران اپنا رخ بیت المقدس کے بجائے مسجد حرام کی طرف کر لیں۔ مسجدِ حرام میں خانہ کعبہ ہے جس سے نبی اکرم ﷺ اور تمام مہاجر صحابہ کرامؓ کو شدید محبت تھی۔ اِس سے قبل بیت المقدس کو قبلہ کی حیثیت حاصل تھی۔ مدینہ ہجرت کے بعد مہاجر صحابہؓ کے لیے بڑی آزمائش تھی کہ آیا وہ کعبہ کی محبت کو ترجیح دیتے ہیں یا نبی اکرم ﷺ کی اتباع کو ترجیح دے کر بیت المقدس کی طرف رخ کرتے ہیں۔ صحابہؓ کرام جب اِس آزمائش میں کامیاب ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ کی بار بار دعا کے نتیجہ میں اللہ نے مسجد حرام کو قبلہ بنانے کا حکم دیا۔ اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ اہلِ کتاب بھی جانتے ہیں کہ اصل اور اوّلین قبلہ خانہ کعبہ ہی ہے جس کی بنیادوں کو اُن کے جدامجد حضرت ابراہیمؑ نے اٹھایا تھا۔ اہلِ کتاب نے جب قبلہ کی تبدیلی پر اعتراض کیا تو جواب دیا گیا کہ اللہ ہر سمت میں موجود ہے۔ اہمیت کسی سمت کی نہیں اللہ کے حکم کی ہے۔ ساتھ ہی اِس حقیقت سے آگاہ کیا گیا کہ تحویلِ قبلہ دراصل تحویلِ امت کی علامت ہے۔ بنی اسرائیل کو کتاب و شریعت کا حامل ہونے اور نوعِ انسانی کی رہنمائی کے اعزاز سے محروم کیا جا تا ہے۔ اب نوعِ انسانی تک اللہ کا پیغام پہنچانا اور اتمامِ حجت کرنا امت محمدی ﷺ کی ذمہ داری ہے۔ اُنہیں یہ حجت اُسی طرح پوری کرنی ہوگی جیسے اِسے پورا کیا نبی اکرم ﷺ نے یعنی اپنے قول، عمل اور غلبۂ دین کے لیے اجتماعی جدوجہد میں ثابت قدمی اور پامردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔

آیات 146 تا 147

بنی اسرائیل کا حق کو چھپانے کا جرم

اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ بنی اسرائیل نبی اکرم ﷺ کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے سگے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ وہ حق کو چھپانے کا جرم کر رہے ہیں لیکن اللہ حق کو واضح فرما کر رہے گا۔

آیت 148

مقابلہ کا اصل میدان ...... سبقت الی الخیر

اِس آیت میں تحویلِ قبلہ کی بحث کے دوران اللہ نے اِس حقیقت کی طرف رہنمائی فرمائی کہ ہر انسان کا ایک معنوی قبلہ بھی ہوتا ہے جس کو وہ اپنا مطلوب ومقصود بنا لیتا ہے۔ اب اِس کے حصول کی خاطر وہ محنت ومشقت کرتا ہے۔ اہلِ ایمان کے لیے مقابلہ کا اصل میدان نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کا ہے۔ ایک روز اُن سب کو اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے جہاں نتیجہ کا اعلان ہوگا کہ کون آگے نکلا اور کون پیچھے رہ گیا۔

آیات 149 تا 150

تحویلِ قبلہ کے حکم کی تکرار

اِن آیات میں دوبارہ تحویلِ قبلہ کا حکم دیا گیا۔ بنی اسرائیل نے تحویلِ قبلہ کے حکم پر ایک طوفان اٹھا دیا تھا کہ مسلمانوں کا کیسا دین ہے کہ جس کا قبلہ ہی طے نہیں؟ فرمایا گیا کہ اِن کے پروپیگنڈے کی پرواہ مت کرو اور صرف اللہ ہی سے ڈرو۔ ایسا کرو گے تو عنقریب اللہ تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل فرما دے گا۔

آیات 151 تا 152

نبی اکرم ﷺ کا اساسی طریقِ کار

اِن آیات میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی اُس دعا کی قبولیت کا اعلان ہے جس کا بیان آیت **129** میں آیا تھا۔ اللہ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ اللہ نے

ڈھائی ہزار برس بعد دعا قبول فرمائی اور اِن انبیاء کی ذریت میں سے نبی اکرم ﷺ کو بھیجا جو لوگوں کو اللہ کی آیات سنا سنا کر متوجہ کرتے ہیں، جو متوجہ ہوں اُن کا تزکیہ کرتے ہیں ہیں یعنی اُن کے دل سے دنیا کی محبت نکال کر اللہ کی محبت اور آخرت کی فکر داخل کرتے ہیں، اُنہیں اللہ کے احکامات سکھاتے ہیں، حکمت و دانائی کی تعلیم دیتے ہیں اور اُنہیں وہ کچھ سکھاتے ہیں جو وہ پہلے نہیں جانتے تھے۔ یہ ہے نبی اکرم ﷺ کا وہ اساسی طریقِ کار جس کے ذریعہ آپ ﷺ نے وہ افرادی قوت فراہم کی جس نے مال و جان کی بازیاں لگا کر اقامتِ دین کی منزل سر کی۔ نبی اکرم ﷺ نے مذکورہ بالا تمام امور قرآنِ کریم کے ذریعہ انجام دیئے اور بگڑے ہوئے افراد کو تربیت کے ذریعہ بتدریج اللہ کی راہ کا مجاہد بنا دیا، بقول حالی:

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا

اور اِک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

نبی اکرم ﷺ کی آمد اور آپ ﷺ کا طریقِ تعلیم و تربیت اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے، لہٰذا حکم دیا گیا کہ تم اللہ کا شکر کرو اور اللہ کی نعمتوں کی ناقدری نہ کرو۔ اللہ کو ہمیشہ یاد رکھو وہ بھی تمہیں یاد رکھے گا۔

آیات 153 تا 157

اللہ کی راہ میں آزمائش آ کر رہیں گی

اِن آیات سے اہلِ ایمان سے خطاب کی ابتدا ہوتی ہے۔ انہیں بتایا جا رہا ہے کہ مدینہ ہجرت کے بعد اب امتحان و آزمائش کی نئی صورتیں سامنے آئیں گی۔ بقول اقبال:

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

اب تم پر جنگ فرض کی جائے گی اور جو لوگ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہوئے مارے جائیں وہ مردہ نہیں بلکہ ایسی شاندار زندگی پا لیتے ہیں جس کا شعور اِس دنیا میں ممکن نہیں۔ دین پر عمل صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ اِس کی تبلیغ اور غلبہ کی جدوجہد بھی کرنی ہوگی۔ اِس جدوجہد کے دوران آزمائشیں آ کر رہیں گی اور مال و جان کی قربانیاں پیش کرنی پڑیں گی۔ بشارت اُن خوش نصیبوں کے لئے ہے جو ہر طرح کی آزمائشوں کا دیوانہ وار مقابلہ کریں۔ ایسے لوگوں پر اللہ کی عنایات ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

آیت 158

اللہ کی راہ میں حضرت حاجرہ کی بے قراری کی یاد

پچھلی آیت میں جنگ کا ذکر کے اب حدودِ حرم میں سے صفا و مروہ کا ذکر اِس لیے کیا گیا کہ اُس وقت جنگ کا اوّلین ہدف حدودِ حرم کو مشرکین کی نجاست سے پاک کرنا تھا۔ اللہ کی راہ میں مشقت کا ذکر سابقہ آیات میں آیا ہے۔ ایسی ہی مشقت کی یاد صفا و مروہ کو دیکھ کر آتی ہے۔ یہ مشقت اِن پہاڑوں کے درمیان سیدنا حضرت ابراہیمؑ کی زوجہ حضرت حاجرہ نے اُس وقت اٹھائی جب حضرت ابراہیمؑ، اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اُنہیں اور اپنے شیر خوار بچے اسماعیلؑ کو حرم کی بنجر زمین میں چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ بچہ بھوک سے بلک رہا تھا اور حضرت حاجرہ غذا اور پانی کی تلاش میں بے قرار ہو کر صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ رہی تھیں۔ اللہ نے قربانی و ایثار کے اِس عمل کو اتنا پسند کیا کہ رہتی دنیا تک جاری رکھنے کے لیے سعی کے عنوان سے حج اور عمرہ کا ایک لازمی رکن بنا دیا۔

آیات 159 تا 163

اللہ کی لعنت ہے حق کو چھپانے والوں پر

اِن آیات میں بنی اسرائیل کے کتمانِ حق کے جرم کو بیان کیا گیا اور اُنہیں اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کی وعید سنائی گئی۔ ہاں جو توبہ کرے اور حق کو واضح کرے وہ اِس وعید سے محفوظ ہو جائے گا۔ آج حق کی امین امت محمدی ﷺ ہے۔ اللہ ہمیں حق کو سمجھنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت 164

ایک آیت میں کئی آیات کا بیان

اِس آیت میں اللہ کی معرفت کے حصول کے لئے کئی آیاتِ آفاقی کا بیان ہے۔ آسمان و زمین کی تخلیق، رات اور دن کا الٹ پھیر، سمندروں میں چلتی ہوئی کشتیاں، آسمان سے برستی ہوئی بارشیں، زمین سے اگنے والی نباتات، زمین میں پھیلے ہوئے جاندار، فضا میں بدلتی ہوئیں ہوائیں اور اُن کے دوش پر اُڑتے ہوئے معلق بادل زبانِ حال سے پکار پکار کر اپنے خالق کی اعلیٰ صناعی کی گواہی دے رہے ہیں۔ بقول شاعر:

حق میری دسترس سے باہر ہے
حق کے آثار دیکھتا ہوں میں

آیات 165 تا 167

دنیادار قائدین کی پیروی کا حسرتناک انجام

اِن آیات میں فرمایا گیا کہ اہلِ ایمان وہی ہیں جن کی اللہ سے محبت انتہائی شدید ہوتی ہے۔ البتہ انسانوں کی اکثریت اللہ کو چھوڑ کر دوسری ہستیوں کو محبوب بنا لیتی ہے۔ اِن میں سے خاص طور پر بعض دنیادار سیاسی و مذہبی پیشوا ہوتے ہیں جن کی دل و جان سے پیروی کی جاتی ہے۔ روزِ قیامت یہ پیشوا جب عذاب دیکھیں گے تو اپنے پیروکار سے اعلانِ بیزاری کریں گے۔ اُس وقت پیروکار پشیمان ہوں گے۔ وہ اللہ سے دنیا میں دوبارہ بھیجے جانے کی التجا کریں گے اور کہیں گے اب ہم اِن پیشواؤں سے ایسی ہی بیزاری کا اظہار کریں گے جیسے آج انہوں نے ہمارے ساتھ اظہارِ بیزاری کیا ہے۔ لیکن دنیا میں دوبارہ کسی کو نہیں بھیجا جائے گا اور مجرمین جہنم میں حسرت سے اپنی دنیوی زندگی کی روش پر نادم ہوتے رہیں گے۔

آیات 168 تا 173

رزقِ حلال کھانے کی تلقین

اِن آیات میں تمام انسانوں کو ایسی غذا کھانے کا حکم دیا گیا جسے اللہ نے حلال قرار دیا اور جو طیب ہو یعنی اُسے جائز ذرائع سے حاصل کیا گیا ہو، جانور ہو تو ذبح کیا گیا ہو اور اُس پر اللہ ہی کا نام لیا گیا ہو۔ اِن ہدایات کے برعکس روش اختیار کرنا شیطان کی پیروی ہے جو اللہ کی نافرمانی اور بے حیائی کی طرف راغب کرتا ہے۔ جب نافرمانوں کو اللہ کے کلام کی پیروی کی دعوت دی جاتی ہے تو وہ اندھوں اور بہروں کی طرح سنی ان سنی کر دیتے ہیں اور اپنے آباء واجداد کی روش کو جاری رکھنے کا اعلان کرتے ہیں۔ اہلِ ایمان سے کہا گیا کہ وہ ایسی روش اختیار نہ کریں۔ پاکیزہ رزق کھائیں، اللہ کا شکر ادا کریں اور رزق سے ملنے والی توانائی سے اللہ کی بندگی کریں۔ اللہ نے مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور ایسا کھانا حرام کر دیا ہے جسے اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر نذر کیا گیا ہو۔ البتہ جان بچانے کے لیے بقدرِ ضرورت حرام کھانے پر کوئی گناہ نہیں۔

آیت 174 تا 176

علماءِ سوء پر اللہ کا غضب

اِن آیات میں اُن علماء پر اللہ کے غضب کا بیان ہے جو اللہ کی کتاب کی تعلیمات کو چھپاتے ہیں اور تھوڑی سی قیمت کے عوض لوگوں کی خواہشات کے مطابق فتویٰ دے دیتے ہیں۔ اُنہوں نے سودا کر لیا گمراہی کا ہدایت کے بدلہ میں۔ ایسے لوگ فتوی فروشی کے ذریعہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں۔ روزِ قیامت اللہ نہ اُن سے کلام کرے گا اور نہ ہی اُن کے گناہوں کی سزا دے کر اُنہیں جہنم سے نکالے گا۔ یہ وہ بدنصیب ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلہ میں گمراہی اور بخشش کے بدلہ میں عذاب کو پسند کر لیا۔

آیت 177

نیکی کا صحیح تصور

اِس آیت میں اللہ نے تحویلِ قبلہ کی بحث کے ضمن میں فرمایا کہ نیکی بس یہ ہی نہیں کہ رخ کو مشرق و مغرب کی طرف کر لیا جائے۔ گویا نیکی کے محدود تصور کی نفی کر کے نیکی کا صحیح تصور بیان فرمایا۔ واضح کیا گیا کہ نیکی کا تعلق عمل کرنے والے سے ہے۔ وہی شخص نیک ہے جس کا اللہ، آخرت اور رسالت پر ایمان ہو۔ ایمان اُس کی نیکی کی روح ہے یعنی اُس کی نیکی اللہ کی رضا، آخرت کی فلاح اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے خلاف نہ ہو۔ وہ انسانی ہمدردی پر اپنا محبوب مال خرچ کرنے والا ہو، عبادات کا اہتمام کرنے والا ہو، اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا ہو اور حق و باطل کے معرکہ میں حصہ لے کر باطل کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والا ہو۔ ایسا شخص نہ صرف نیک ہے بلکہ اللہ کی نظر میں یہ ہی سچا اور متقی انسان ہے۔

آیات 178 تا 182

قصاص اور وصیت کا حکم

اِن آیات میں حکم دیا گیا کہ قاتل پر اگر جرم ثابت ہو جائے تو قصاص لیا جائے۔ اگر اصلاح کا امکان ہو تو مقتول کے ورثاء قاتل کو معاف بھی کر سکتے ہیں لیکن اگر معاف کرنے سے مجرموں کے اور جری ہونے کا امکان ہو تو قصاص لینا ہی بہتر اور جانوں کی حفاظت کا ضامن ہے۔ اسی طرح یہ بات فرض کی گئی کہ ہر شخص اپنے والدین اور قرابت داروں کے لئے وصیت کرے۔ اگر کسی نے وصیت کو بدلا تو گناہ بدلنے والے کو ہو گا۔ البتہ اگر کسی نے کسی جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے وصیت سے ظلم یا

جانبداری کا عنصر ختم کیا تو کوئی حرج نہیں۔سورۂ نساء میں وراثت کے احکامات آنے کے بعد وصیت کرنے کا یہ حکم منسوخ کر دیا گیا۔

آیات 183- 184

روزہ کا ابتدائی حکم

اِن آیات میں ہر قمری ماہ کی ۱۳،۱۴،اور۱۵ تاریخ اور محرم میں عاشورہ کا روزہ فرض کیا گیا۔رمضان کا روزہ فرض ہو جانے کے بعد اِن روزوں کی فرضیت ختم کر دی گئی۔روزہ کی حکمت یہ بتائی گئی کہ اِس کے ذریعہ سے تم اللہ کی نافرمانی سے بچنے کی صلاحیت یعنی تقویٰ حاصل کر سکو گے۔صحابہ کرامؓ چونکہ اِس عبادت کے عادی نہ تھے لہٰذا رعایت دی گئی کہ سفر یا بیماری کے دوران روزہ نہ رکھا جائے اور بعد میں تعداد پوری کر لی جائے۔جو روزہ نہ رکھ سکے وہ ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلا دے۔رمضان کا روزہ فرض ہو جانے کے بعد یہ آخری رعایت ختم کر دی گئی۔

آیت 185

رمضان المبارک کے روزہ کی فرضیت

اِس آیت میں رمضان المبارک میں روزہ رکھنے کو فرض کر دیا گیا۔ماہِ رمضان کو یہ سعادت اِس لیے دی گئی یہ نزولِ قرآن کا مہینہ ہے۔اِس ماہ میں قرآنِ حکیم کو لوحِ محفوظ سے دنیوی آسمان پر نازل کیا گیا۔قرآن کی شان نمایاں کی گئی کہ یہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت اور حق و باطل میں فرق کرنے کے واضح دلائل ہیں۔مسافر اور بیمار کو دوسرے دنوں میں روزے رکھنے کی رعایت دی گئی۔آیت کے آخر میں حکم دیا گیا کہ جس طرح تم نے روزہ کے دوران اللہ کو بڑا مانتے ہوئے نفسانی خواہشات کی تسکین سے اجتناب کیا اِسی طرح زندگی کے ہر گوشہ میں اللہ کی نافرمانی سے بچ کر اُس کی بڑائی جاری و ساری کرو۔اِسی طرح تم اللہ کے احسانات کا شکر ادا کر سکو گے۔

آیت 186

اللہ ہر دعا کا جواب دیتا ہے

اِس آیت میں روزہ کی عبادت کا حاصل یہ بتایا گیا ہے کہ اِس سے انسان میں اللہ کی قربت کی تڑپ پیدا ہوتی ہے۔جب کوئی بندہ اللہ کی قربت چاہے تو اُسے بتا دیا جائے کہ اللہ بہت قریب ہے۔اللہ اور بندہ کے درمیان کوئی واسطہ یا وسیلہ نہیں :

کیوں خالق و مخلوق میں حائل رہیں پردے
پیرانِ کلیسا کو کلیسا سے اٹھا دو

جب بھی کوئی پکارنے والا اللہ کو پکارتا ہے تو وہ اُس کی پکار کا جواب دیتا ہے :

ہم تو مائل بہ کرم ہیں،کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے،رہروِ منزل ہی نہیں

یہ آیت نوعِ انسانی کے لیے رحمتِ خداوندی کا بہت بڑا خزانہ ہے۔ہر دور اور ہر مذہب میں مذہبی پیشواؤں نے واسطوں اور وسیلوں کی حیثیت اختیار کر کے بندوں کا نذرانوں کے نام پر استحصال کیا ہے۔البتہ اللہ نے حکم دیا کہ میں تمہاری دعا کا جواب دیتا ہوں تو تم بھی میرے احکامات پر لبیک کہو اور میرا کہنا مانو۔معاملہ دو طرفہ ہے۔تم میرے احکامات کو پاؤں تلے روندو اور امید کرو کہ میں تمہاری دعائیں پوری کروں گا،یہ ممکن نہیں۔

آیت 187

مسلمانوں اور یہودیوں کے روزے کا فرق

اِس آیت میں فرمایا کہ مسلمان روزے کی راتوں میں بیویوں سے تعلق قائم کر سکتے ہیں اور طلوعِ فجر سے قبل سحری بھی کھا سکتے ہیں۔یہودیوں کو اُن کے روزے کے دوران اِن دو امور کی اجازت نہ تھی۔البتہ فرمایا کہ جب تم مساجد میں حالتِ اعتکاف میں ہو تو پھر بیویوں سے تعلق قائم کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

آیت 188

زندگی بھر کے روزے کا حکم

اِس آیت میں زندگی بھر کے روزے کا حکم ہے۔یہ روزہ ہے رزقِ حرام سے بچنے کا۔فرمایا گیا کہ دوسروں کا مال ناحق مت کھاؤ اور نہ حکام کو رشوت دے کر حرام خوریوں پر قانون کی گرفت سے بچنے کی کوشش کرو۔

آیت 189

نیکی کا خود ساختہ رسومات سے تعلق نہیں

اِس آیت میں چاند کی اہمیت بتائی گئی کہ یہ اوقات کو معلوم کرنے اور خاص طور پر حج کی عبادت کے وقت کا تعین کرتا ہے۔ مشرکین اگر حج یا عمرہ کی نیت سے احرام باندھ لیتے اور گھر سے نکل پڑتے تو کسی ضرورت کے وقت دوبارہ گھر میں داخل ہونے کے لیے سیدھے راستہ سے آنا حرام سمجھتے۔ فرمایا کہ یہ تمہارا من گھڑت خیال ہے اور اِس کا نیکی سے کوئی تعلق نہیں۔ نیکی اُس کی ہے جو اللہ کی رضا کی خاطر اُس کی نافرمانی سے بچتا ہے یعنی متقی ہو۔ متقی کی صفات آیت 177 میں سامنے آچکی ہیں۔

آیات 190 تا 195

اللہ کی راہ میں لڑنے کا حکم

اِس آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ اللہ کی راہ میں ایسے لوگوں سے لڑیں جو اُن پر ظلم کرتے رہے ہیں۔ پورے مکی دور میں مسلمانوں کو کفار کے ظلم کے مقابلے میں لڑنے کا نہیں بلکہ صبر محض، یعنی ہر تشدد کے جواب میں ہاتھ نہ اٹھانے کا حکم تھا۔ اب اجازت دی گئی کہ اینٹ کا جواب پتھر سے دو۔ حدودِ حرم کو مشرکین کی نجاست سے پاک ہونے اور اللہ کا دین غالب ہونے تک جنگ جاری رکھو۔ اگر مشرکین حدودِ حرم یا حرمت والے مہینوں کا احترام نہ کریں تو تم بھی اُن کی زیادتی کا جواب دو، لیکن خود نہ زیادتی کرو اور نہ ہی حدودِ حرم یا حرمت والے مہینوں کی خلاف ورزی کرو۔ جنگ بغیر مال کے نہیں لڑی جاسکتی لہٰذا اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ جان لو کہ مال کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا تمہیں آخرت میں جہنم سے بچائے گا اور دنیا میں بھی مال و جان کا جہاد ہی تمہاری بقا و سلامتی کا ضامن ہے۔

آیات 196 تا 203

حج اور عمرہ کے لیے احکامات

اِن آیات میں حج اور عمرہ کے حوالے سے ہدایات دی گئیں۔ حج و عمرہ کی نیت سے گھر سے نکلنے کے بعد اگر حرم پہنچنے میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو جائے تو پھر قربانی کا جانور حدودِ حرم تک پہنچانا ہو گا اور اُس کے قربان ہونے تک حلق کرانا ممنوع ہے۔ جو لوگ مسجد حرام سے دور آباد ہیں وہ ایک ہی سفر میں حج و عمرہ کر سکتے ہیں لیکن انہیں ایک قربانی پیش کرنا ہوگی۔ قربانی کی استطاعت نہ ہو تو دس روزے رکھنے ہوں گے۔ حج کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ بے حیائی، نافرمانی، جھگڑے اور ریا کاری سے بچیں۔ حج کے سفر میں کسی پر بوجھ نہ بنیں اور اپنا خرچ ساتھ لے کر جائیں۔ حج کی قبولیت کا مظہر یہ ہے کہ تمہاری زندگی کا رخ بدل جائے اور تم تقویٰ کی پاکیزگی کا رنگ اختیار کرلو۔ پھر حکم دیا گیا کہ حج کے دوران ذکر واستغفار کی کثرت کرو اور اللہ سے صرف دنیا کی نعمتیں نہ مانگو بلکہ یہ دعا کرو:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَاحَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ .

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما

اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

جو لوگ صرف دنیا مانگیں گے اُن کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ ہاں جو لوگ دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کے لیے بھی دعا کریں گے اُنہیں اُن کے نیک اعمال کا اجر دیا جائے گا۔

آیات 204 تا 207

پسندیدہ اور ناپسندیدہ کردار

اِن آیات میں دو کرداروں کا بیان ہے۔ ناپسندیدہ کردار یہ ہے کہ انسان گفتگو میں تو دوسروں کے دل موہ لینے کی کوشش کرے لیکن کردار کے اعتبار سے جوں ہی موقع ملے دوسروں کی جان، مال اور املاک سے کھیلنے کی کوشش کرے۔ ایسے کردار کا انجام جہنم ہے۔ پسندیدہ کردار اُس کا ہے جو اللہ کی رضا جوئی کی خاطر سب کچھ لٹا دینے پر آمادہ ہو۔ اللہ ایسے پرخلوص لوگوں کے حق میں انتہائی مہربان ہے۔

آیات 208 تا 210

پورے کے پورے اسلام پر عمل کرو

اِن آیات میں حکم دیا گیا ہے کہ پورے کے پورے اسلام پر عمل کرو۔ یعنی زندگی کے ہر گوشہ میں اور انفرادی و اجتماعی ہر سطح پر اللہ کی اطاعت کرو۔ اللہ کی جزوی اطاعت دراصل شیطان کی پیروی ہے۔ واضح ہدایات آنے کے باوجود پورے کے پورے اسلام پر عمل نہ کرنا اِس بات کا مظہر ہے کہ انسان روزِ قیامت کا انتظار کر رہا ہے جس روز اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ساتھ زمین پر جلوہ افروز ہوں گے اور تمام معاملات کا فیصلہ چکا دیا جائے گا۔

آیات 211 - 212
ناشکری سے نعمت چھن جاتی ہے

بنی اسرائیل کے طرزِ عمل کے حوالے سے یہ حقیقت بیان کی گئی کہ ناشکری کی وجہ سے نعمتیں چھین لی جاتی ہیں۔اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی وجہ یہ ہے کہ دنیا کو آخرت پر ترجیح دی جاتی ہے۔آخرت کے طلب گاروں کو بیوقوف سمجھا جاتا ہے لیکن روز قیامت اللہ کے متقی بندے جنت کے بلند مقامات پر ہوں گے اور دنیادار جہنم کی پستیوں میں ہوں گے۔

آیت 213
تفرقہ کا سبب.........چودھراہٹ کی خواہش

اِس آیت میں فرمایا گیا کہ پہلے انسان اللہ کے نبی تھے لہٰذا نوعِ انسانی نے ہدایت کے ساتھ سفرِ دنیا کا آغاز کیا۔بعد میں جب بھی اختلافات پیدا ہوئے اللہ نے انبیاء کرام کو بھیج کر اور کتابیں نازل کر کے حق کو واضح کر دیا۔اختلافات کی وجہ تھی باہم ضد اور اپنی برتری کی خواہش۔آج مسلمانوں میں فرقہ واریت کا سبب بھی اِس آیت کی روشنی میں سمجھا جاسکتا ہے۔

آیات 214
جنت مشکلات میں گھیر دی گئی ہے

اِس آیت میں فرمایا کہ جنت ایمان کے محض زبانی دعویٰ سے نہیں ملے گی۔ماضی میں اہلِ ایمان پر ہلا دینے والی سختیاں اور آزمائشیں آئیں۔یہاں تک کہ اللہ کے رسول اور اہلِ ایمان پکار اُٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ اللہ تعالیٰ آزمائشوں کے ذریعہ بندوں کے خلوص کا امتحان لیتا ہے۔جو آزمائشوں میں ایمان پر ثابت قدم رہتے ہیں وہی جنت میں جانے کے حق دار بنتے ہیں۔

آیت 215
انفاق کن کے لیے کیا جائے؟

اِس آیت میں بتایا گیا کہ انفاق کے اولین حق دار والدین، قرابت دار، یتیم محتاج اور مسافر ہیں۔البتہ انفاق کے حوالے سے یہ حقیقت پیشِ نظر رہے کہ اس کے پیچھے نیت صرف اور صرف اللہ کی رضا کا حصول ہو۔اللہ کو ہر کسی کے انفاق کا علم ہے۔اپنے انفاق کا ڈھنڈورا پیٹنے کی ضرورت نہیں۔

آیت 216
جنگ کی فرضیت کا حکم

اِس آیت میں قتال یعنی جنگ کی فرضیت کا حکم دیا گیا۔ممکن ہے قتال لوگوں کو پسند نہ ہو لیکن اللہ کے علمِ کامل کی روشنی میں اسی میں خیر ہے۔انسان کا علم محدود ہے لہٰذا وہ خیر کو شر اور شر کو خیر سمجھ بیٹھتا ہے۔

آیت 217
حرمت والے مہینہ میں جنگ کا حکم

وادیٔ نخلہ میں مسلمانوں کی کفار سے اچانک مدبھیڑ ہوئی اور مسلمانوں کے ہاتھوں ایک مشرک جہنم واصل ہوا۔اتفاق سے یہ واقعہ حرمت والے مہینے میں ہوا۔قریش نے اِس پر طوفان اٹھا دیا۔اِس آیت میں اللہ نے ارشاد فرمایا کہ حرمت والے مہینہ میں جنگ کرنا حرام ہے۔البتہ طوفان اٹھانے والے اپنے گریبان میں جھانکیں۔اُنہوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔اللہ کی راہ اور مسجد حرام سے دوسروں کو روکا۔اُن کے جرائم اللہ کے نزدیک زیادہ بڑے ہیں۔اہلِ ایمان کو خبردار کیا گیا کہ کافروں کی باتوں کا اثر نہ لیں۔وہ خود تو برباد ہوئے ہیں تمہیں بھی برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔جس نے کفار کی باتوں میں آکر دینِ اسلام سے رخ پھیرا اُس کی تمام نیکیاں برباد ہو جائیں گی۔

آیت 218
اللہ کی رحمت کن کے لیے ہے؟

جو لوگ ایمان لائے، پھر اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور جہاد کیا وہی اللہ کی رحمت کے برحق امیدوار ہیں۔عمل نہ کرنا اور اللہ کی رحمت کی امید رکھنا اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے

مترادف ہے۔

آیت 219 - 220

تین سوالات کے جوابات

اِن آیات میں تین سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ شراب اور جوئے کے بارے میں ابتدائی حکم دیا گیا کہ اِن میں بظاہر فائدہ ہے لیکن درحقیقت گناہ ہے۔ اِن کے گناہ کا پہلو فائدہ سے بڑھ کر ہے۔ مال خرچ کرنے کے حوالے سے اسلام کی اخلاقی تعلیم بتائی گئی کہ جو ضرورت سے زائد ہو اللہ کی راہ میں دے دو(قانونی اعتبار سے معین نصاب پر سال کے بعد زکوۃ دینا فرض ہے)۔ یتیموں کے حوالے سے اجازت دے دی گئی کہ تم اپنے اور اُن کے مال میں شراکت کر کے کوئی مشترکہ ضرورت پوری کر سکتے ہو۔ البتہ اگر کسی کی نیت اُن کا مال ہڑپ کرنے کی ہے تو اللہ اُسے جانتا ہے۔ اِن آیات میں اہم نکتہ یہ بیان ہوا کہ اللہ مختلف امور کی وضاحت اِس لیے کرتا ہے تاکہ تم دنیا اور آخرت دونوں کی فکر کرو۔ محض دنیا کی فکر کرنا دنیاداری ہے اور صرف آخرت کی فکر کرنا رہبانیت ہے۔

آیت 221 تا 224

نکاح اور طلاق کے مسائل

اِن آیات میں تفصیل کے ساتھ نکاح اور طلاق کے حوالے سے ہدایات دی گئیں، جن کا خلاصہ یہ ہے۔

1- مسلمانوں کا مشرکین سے نکاح جائز نہیں۔

2- ایام ماہواری میں بیوی سے تعلق قائم کرنے کی اجازت نہیں۔

3 - شوہر کو اجازت نہیں کہ وہ ناراضگی کی بنیاد پر چار ماہ سے زائد بیوی سے قطع تعلق جاری رکھے۔

4- طلاق یافتہ خاتون کی عدت تین ایام ماہواری تک ہے۔

5- ایک یا دو طلاق کے بعد عدت کے دوران شوہر رجوع کر سکتا ہے۔

6- طلاق یافتہ بیوی سے مہر یا دیئے گئے تحائف واپس لینا جائز نہیں۔

7- موافقت نہ ہو تو بیوی پورا مہر یا اس کا کچھ حصہ چھوڑ کر یا کچھ اور مال دے کر شوہر سے خلع لے سکتی ہے۔

8- تین طلاقوں کے بعد بیوی شوہر کے لیے حرام ہے۔ البتہ اگر وہ کسی شخص سے نکاح کے ذریعہ تعلق قائم کرے اور پھر وہ شوہر اُسے طلاق دے تو اب یہ دوبارہ سابقہ شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

9- شوہر کے لیے بیوی کو ستانا اور اس کے حقوق ادا نہ کرنا جائز نہیں۔

10- ایک یا دو طلاق کے بعد عدت گزر جائے تو بھی دوبارہ نکاح کے ذریعہ ایک خاتون اپنے شوہر سے تعلق قائم کر سکتی ہے۔ اِس حوالے سے کسی عورت کو روکنا جائز نہیں۔

11- طلاق یافتہ خاتون پر لازم ہے کہ وہ دو سال تک بچے کو دودھ پلائے۔ اِس دوران اُس کے اخراجات کی ذمہ داری شوہر پر ہوگی۔

12- بیوہ خاتون کی عدت چار ماہ اور دس دن ہے۔

13- عدت کے دوران بیوہ سے نکاح کرنا یا نکاح کا واضح الفاظ میں پیغام دینا جائز نہیں۔

14- رخصتی سے قبل طلاق دینا جائز ہے۔ اِس صورت میں خاتون پر عدت کی پابندی نہیں۔ اگر مہر مقرر کیا جا چکا تھا تو آدھا ادا کرنا ہوگا۔ اگر مہر مقرر نہیں ہو تو بھی کوئی تحفہ دے کر بیوی کو رخصت کیا جائے۔

15- شوہر کو چاہیے کہ بیوی کے لیے ایک سال تک تمام اخراجات برداشت کرنے کی ورثاء کو وصیت کر جائے۔ اِس آیت کا حکم بعدازاں منسوخ کر دیا گیا۔

اِن آیات میں خاندانی زندگی کے حوالے سے ایک اہم بات یہ بیان کی گئی کہ :

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ص وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ(البقرة :228)

”اور عورتوں کے بھی حقوق ہیں جیسے کہ اُن کے اوپر فرائض ہیں بھلے طریقہ پر اور
مردوں کو اُن پر ایک درجہ حاصل ہے“۔

آیت کے اِس حصہ میں مردوں کو عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف متوجہ کیا گیا اور عورتوں پر واضح کیا گیا کہ خاندان کے سربراہ کی حیثیت مرد کو حاصل ہے اور

اُنہیں چاہیے کہ شوہر کی اطاعت کریں۔

اِن آیات میں بیویوں پر زیادتی کرنے والے مردوں کو تنبیہ کی گئی :

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا (البقرة :231)

''اور اللہ کی آیات کو کھیل نہ بنالو''۔

یہ حکم اُن مردوں کے لیے ہے جو طلاق دینے کے بعد عدت ختم ہونے سے کچھ وقت پہلے رجوع کر لیتے تھے۔ پھر دوبارہ طلاق دیتے اور عدت کی تکمیل سے ذرا پہلے رجوع کر لیتے۔ پھر تیسری طلاق دیتے اور یوں خاتون کی عدت تین گنا طویل ہو جاتی۔ بظاہر اس صورت میں شریعت کا حکم نہ ٹوٹتا لیکن حکم کی روح مجروح ہو جاتی۔ یہ ہے اللہ کی آیات کے ساتھ کھیلنا۔ دل میں تقویٰ نہ ہو تو شریعت کے ساتھ اِسی طرح کا مذاق کیا جاتا ہے اور حیلوں کے ذریعہ شریعت کی روح کو پامال کیا جاتا ہے۔

نکاح وطلاق کے مسائل کے بیان کے دوران اللہ نے نمازوں اور بالخصوص اُن میں عاجزی اور خشوع وخضوع اختیار کرنے کا حکم دیا :

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿﴾

(البقرة :238)

''حفاظت کرو نمازوں کی اور خاص طور پر درمیانی (بہترین) نماز کی اور کھڑے ہو اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی اختیار کرتے ہوئے''۔

نماز نہ صرف اللہ کو یاد رکھنے کا ذریعہ ہے بلکہ آخرت کی جوابدہی کی یاددہانی کی بھی ایک مؤثر صورت ہے۔ جس طرح ہم نماز میں اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہوتے ہیں ایسے ہی يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کے مصداق روزِ قیامت اللہ کے سامنے جوابدہی کے لیے کھڑے ہوں گے۔ جوابدہی کا یہ احساس انسان کو تمام امور بشمول نکاح وطلاق کے معاملات میں اللہ کی نافرمانیوں سے بچاتا ہے۔ جو نماز پڑھے لیکن معاملات میں شریعت کی پابندی نہ کرے، اس کی نماز درحقیقت نماز ہے ہی نہیں۔

آیت 243 تا 252

اللہ کی مدد کا ایمان افروز واقعہ

اِن آیات میں تاریخ بنی اسرائیل سے ایک واقعہ بیان ہوا۔ حضرت موسیٰ ؑ کی وفات کے بعد حضرت یوشع بن نون ؑ کی قیادت میں بنی اسرائیل نے فلسطین فتح کیا اور حکومت قائم کر لی۔ کچھ ہی عرصہ بعد اُن کی بداعمالیوں کی وجہ سے ایک دوسری قوم نے اُنہیں فلسطین سے نکال باہر کیا۔ اب اُنہوں نے اُس وقت کے نبی حضرت سموئیل ؑ سے ایک ایسا بادشاہ مقرر کرنے کی درخواست کی جس کی قیادت میں وہ دوبارہ فلسطین کے حصول کے لیے جنگ کر سکیں۔ اللہ نے حضرت طالوت کو بادشاہ مقرر کیا۔ سرداروں نے اعتراض کیا کہ ایسے شخص کو یہ منصب کیوں دیا گیا جس کے پاس مال و دولت نہیں۔ نبی ؑ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک مال سے زیادہ اہمیت علم کی ہے۔ حضرت طالوت نہ صرف علم بلکہ جسمانی قوت میں بھی ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ حضرت طالوت جب لشکر لے کر فلسطین پر قابض قوم کے خلاف نکلے تو اُنہوں نے راستہ میں ایک نہر پر ساتھیوں کے نظم کا امتحان لیا۔ فرمایا کہ میرے ساتھ وہی آگے جائے گا جو نہر میں سے صرف چلو بھر پانی پئے۔ اکثریت نظم کے اس امتحان میں کامیاب نہ ہو سکی۔ جب اُن کے لشکر کا دشمن کے لشکر کے ساتھ آمنا سامنا ہوا تو دشمن کی تعداد اور وسائل دیکھ کر اُن کے بعض ساتھی مرعوب ہو گئے۔ ایسے میں چند اللہ والوں نے کہا :

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿﴾ (البقرہ : 249)

''کتنی ہی بار ایسا ہوا ہے کہ چھوٹی جماعتیں غالب آئی ہیں بڑی جماعتوں پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ڈٹ جانے والوں کے ساتھ ہے''۔

اللہ کی مدد آئی۔ لشکر میں شامل حضرت داؤد ؑ نے دشمن کے بادشاہ جالوت کو قتل کیا اور اہلِ ایمان فتح یاب ہوئے۔ بعد ازاں اللہ نے حضرت داؤد ؑ کو علم وحکمت سے نوازا اور نبوت پر سرفراز فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ پر ان واقعات کا وحی کیا جانا اِس بات کا ثبوت ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسولوں میں سے ہیں۔

حرفِ آخر

سورہ بقرۃ کے اِس حصے میں خطاب کا غالب حصہ اہلِ ایمان کے لیے ہے۔ اُنہیں عبادات اور معاملات کے حوالے سے احکاماتِ شریعت دیے گئے اور ساتھ ہی حکم دیا گیا کہ پورے کے پورے احکامات پر عمل کریں۔ انفرادی سطح پر عمل کریں اور اجتماعی سطح پر عمل کرانے کے لیے مال اور جان سے جہاد کریں۔ اللہ ہمیں نہ صرف شریعت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے بلکہ اِس کے نفاذ کے لیے اِس طرح سے جہاد کی توفیق عطا فرمائے جس طرح جہاد کا حق ہے۔ آمین!

نام کتاب　　خلاصۂ مضامینِ قرآن ...... دوسرا پارہ
طبع اوّل (مارچ 2009ء)　　1000

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1- حق اسکوائر، عقب اشفاق میموریل ہسپتال، بلاک **13-C**، گلشنِ اقبال فون: **4993464-65**

2- قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، درخشاں، فیز **6**، ڈیفنس فون: **5340022-24**

3- 11 – داؤد منزل، نزد فریسکو سویٹ، آرام باغ فون: **2620496 - 2216586**

4- دوسری منزل، حق چیمبر، بالمقابل بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی فون: **4306040-41**

5- قرآن مرکز، نزد مسجد طیّبہ، سیکٹر **35/A**، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر **4** فون: **021-8740552**

6- A-360، بلاک **D**، نزد اسلم مارکیٹ، نارتھ ناظم آباد فون: **0321-9206874،6034671**

7- مکان نمبر LS-9، سیکٹر 11/A، نارتھ کراچی۔ فون: **6034673،6997589**

8- قرآن مرکز **B-181**، بالمقابل زین کلینک، نزد مادام اپارٹمنٹس، چھوٹا گیٹ، شارع فیصل۔ **5478063**

9- قرآن اکیڈمی یٰسین آباد، فیڈرل بی ایریا بلاک **9** فون: **6337346 - 6806561**

10- بیسمنٹ، سالکین بسیرا، بلاک **14**، گلستانِ جوہر۔ فون: **0321-9261317**

11- قرآن مرکز، **R-20**، پایونیئر فاؤنٹین، فیز **2**، گلزارِ ہجری، **KDA** اسکیم **33** فون: **021-7091023**

12- مکان نمبر 174/F، فرنٹیئر کالونی، اقبال پینٹر، مجاہد کالونی، اورنگی ٹاؤن۔ **0345-2818681**

13- قرآن مرکز لانڈھی، مکان نمبر **861**، سیکٹر **37-D**، لانڈھی نمبر **2**، نزد رضوان سویٹس

14- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: **8143055**

15- معرفت مکان نمبر **3-C** بلڈنگ نمبر **20-C** خیابانِ جامی فیز vii ڈیفنس۔ فون: **0333-3496583**

دیگر شہروں میں دفاتر کے پتے

1- **لاہور:** 67-A، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو۔ فون: 6316638-6366638(042)

فلیٹ نمبر 5، سیکنڈ فلور، سلطانہ آرکیڈ فردوس مارکیٹ، گلبرگ III لاہور۔ فون: 5845090(042)

2- **تیمرگرہ:** معرفت مستقیم الیکٹرونکس ریسٹ ہاؤس چوک، تیمرگرہ، ضلع دیر پائین۔

فون: 601337(0945)

3- **پشاور:** 18-A، ناصر مینشن، شعبہ بازار، ریلوے روڈ نمبر 2، پشاور

فون: 2262902-2214495(091) موبائل: 0300-5903211

4- **مظفر آباد:** معرفت حارث جنرل سٹور، بالا پیر بالمقابل تھانہ صدر۔ فون: 504869(0992)

5- **اسلام آباد:** 31/1 فیض آباد ہاؤسنگ سوسائٹیز، فلائی اوور برج، 1-8/4 اسلام آباد۔

فون: 4435430-4434438(051) موبائل: 0333-5382262

6- **گوجر خان:** مرکز تنظیم اسلامی پوٹھوہار، عقب تھانہ نیو غلہ منڈی، فضل حسین مارکیٹ گوجر خان، ضلع راولپنڈی۔ موبائل: 0333-5133598 ای میل: gujarkhan@tanzeem.org

7- **گوجرانوالہ:** مرکز تنظیم اسلامی گوجرانوالہ، سوئی گیس لنک روڈ، ڈاکخانہ BISE، ملک پارک (مسجد نمرہ)

فون: 3891695-3015519(055) موبائل: 0300-7446250

8- **عارف والا**: ڈپٹی چوک، F-1، دوسری منزل تحصیل عارف والا ضلع پاک پتن۔
فون:(0457)830884

9- **فیصل آباد**: 157/P، صادق مارکیٹ، ریلوے روڈ۔ فون: (041) 2624290

10- **جھنگ**: قرآن اکیڈمی لالہ زار کالونی نمبر2، ٹوبہ روڈ، جھنگ صدر۔ فون: (047)7628361

11-**ملتان**: قرآن اکیڈمی، 25 آفیسرز کالونی، ملتان۔ فون: (061) 521070
مکان نمبر 1-903-D/4 فردوسیہ سٹریٹ، محمود آباد کالونی، خانیوال روڈ، ملتان۔فون: (061)8149212

12-**ہارون آباد**: رمضان اینڈ کمپنی غلہ منڈی، ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔فون: (063)2251104

13-**سکھر**: 3/B پروفیسرز ہاؤسنگ سوسائٹی، شکار پور روڈ۔ فون: (071)5631074
موبائل: 0300-3119893 ای میل: sukkur@tanzeem.org

14-**حیدرآباد**: مرکز تنظیم اسلامی سندھ زیریں، نزد فضل ہائٹس پشاوری آئس کریم شاپ، مین قاسم آباد روڈ۔
فون: (0222)652957 موبائل: 0333-2608043 ای میل: hyderabad@tanzeem.org

15-**کوئٹہ**: مرکز تنظیم اسلامی حلقہ بلوچستان، بالائی منزل بالمقابل کوالٹی سویٹس، منان چوک شارع اقبال۔
فون: (081)2842969 موبائل: 0334-2413598 ای میل: quetta@tanzeem.org